قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْر

رسول ﷺ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت اور وضو ہے۔ (رواہ احمد)

جو کام کرنے آیا تھا دنیا میں تو امیر

خانہ خراب! تجھ سے وہی کام رہ گیا

نماز کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے

مکمل طہارت کیسے حاصل ہو؟



تالیف

علامہ عبدالحمید نقشبندی

(فاضل علوم اسلامیہ۔ ایم اے۔ ایم فل)

ملنے کا پتہ

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف فون نمبر: 0300-8878948

برائے ایصال ثواب والدین کریمین

سیدی و مرشدی

پیر طریقت رہبر شریعت

غمخوار دین مصطفےٰ ﷺ

محبوب سالکاں فنافی الشیخ

حنفی سیفی مدظلہ العالیٰ

حضرت میاں محمد

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

برادرن اسلام! کسی چیز کا حسن اس صورت میں مکمل سمجھا جاتا ہے جب وہ ہر لحاظ سے مکمل ہو۔ اعضاء اور ارکان پورے ہوں۔ حضرت انسان اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا شاہکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ (۴) بے شک ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا۔

لیکن اس خوبصورت تخلیق حضرت انسان کی اگر آنکھ ضائع ہو جائے، ہاتھ کٹ جائے یا پاؤں کٹ جائے تو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس کا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح کائنات کی باقی چیزوں کو سمجھا جائے...... شریعت نے جن چیزوں کو سرانجام دینے کا حکم دیا ہے ان کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین قبولیت کی امید اسی صورت میں کی جاسکتی ہے جب وہ کامل شکل میں ادا ہوں۔ ناقص ادا کرنے سے قبولیت کی امید نا سمجھی اور کار عبث ہے۔ مثلاً نماز میں اگر فرض رہ جائے تو نماز ہوتی ہی نہیں نئے سرے سے پڑھنی پڑے گی۔ واجب رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔ سنت رہ جائے تو مکروہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وضو اور طہارت کا معاملہ ہے۔ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طہارت کو نماز کی کنجی قرار دیا ہے۔ عام طور پر کنجی کے چار یا تین دندانے ہوتے ہیں ان میں

سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو تالا نہیں کھلتا۔ جب تالا نہیں کھلے گا تو آپ کمرے اور گھر میں داخل نہیں

ہو سکتے۔ اسی طرح اگر طہارت مکمل نہیں ہے تو آپ نماز میں داخل نہیں ہو سکتے اور آپ ﷺ

نے نماز کو جنت کی کنجی قرار دیا ہے۔ جب نماز مکمل نہیں ہو گی تو آپ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔

یقیناً یہ بہت بڑا نقصان ہے لیکن آخرت کا فکر نہ رکھنے والے اسے حقیر سمجھ کر نا قابل توجہ سمجھتے ہیں

مندرجہ ذیل حدیث مبارک سے کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

عَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَءَ الرُّوْمَ

فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ. فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ

الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ اُولٰئِكَ (رواہ نسائی)

حضرت شبیب بن ابی روح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی جس میں سورۃ روم کی تلاوت فرمائی تو

آپ ﷺ کو تشابہ ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ

نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہم کو قرآن پڑھنے میں تشابہ ڈال

دیتے ہیں۔

برادران اسلام! غور فرمائیں جب چند لوگوں کے درست طہارت نہ کرنے کی وجہ سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھنے میں مشکل پیش آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشابہ ہو گیا تو کیا آج ہماری طہارت مکمل ہے اگر نہیں تو نمازوں کا کیا حال ہوگا۔ آئندہ سطور میں آپ پر واضح ہوگا۔ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا طُهُوْرَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الدِّیْنِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ (الترغیب والترھیب للمنذری جلد ا ص نمبر ۱۳۲)

جو امانت دار نہیں اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں جس کی طہارت مکمل نہیں اس کے نماز کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو بے نماز ہے اس کے دین کا کوئی اعتبار نہیں بے شک نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسے جسم میں سر کا مقام ہے۔

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد کہ جس کی طہارت مکمل نہیں اس کے نماز کا کوئی اعتبار نہیں۔" سے اندازہ لگائیں کہ طہارت کو اچھی طرح اور مکمل طور پر کرنا کتنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مکمل طہارت کی فضیلت قرآن مجید سے:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مکمل طہارت کرنے اور پیشاب کے قطروں سے بچنے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور مکمل طہارت کا اہتمام کرنے والوں کی فضیلت بیان کر کے باقی

لوگوں کو ایسا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (۱۰۸)

(سورۃ التوبہ ۱۰۸)

اس (مسجد قباء) میں ایسے مرد ہیں جو خوب پاکیزہ ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ زیادہ پاکیزگی حاصل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

ایک ہے پاکیزہ ہونا اور ایک ہے خوب اہتمام کر کے پاکیزگی حاصل کرنا ان دونوں میں بڑا واضح فرق ہے باقی لوگ پاکیزگی حاصل کر رہے تھے لیکن مسجد قباء کے آس پاس رہنے والے انصار صحابہ ایک خاص اہتمام سے پاکیزگی حاصل کر رہے تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَشٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَسْجِدِ قُبَا فَإِذَا الْاَنْصَارُ جُلُوْسٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُؤْمِنُوْنَ اَنْتُمْ؟ فَسَكَتُوْا فَاَعَادَهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ مُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا مَعَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ بِالْقَضَاءِ قَالُوْا

نَعَمْ. قَالَ اَتَصْبِرُوْنَ عَلَى الْبَلَاءِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَشْكُرُوْنَ عَلَى الرَّخَاءِ قَالُوْا نَعَمْ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُؤْمِنُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فَمَا الَّذِىْ تَصْنَعُوْنَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ وَعِنْدَ الْغَائِطِ. فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ نُتْبِعُ الْغَائِطَ الْاَحْجَارَ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ نُتْبِعُ الْاَحْجَارَ الْمَاءَ فَتَلَا. فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا. (رواہ ابن مردویہ) (تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۲۹۹، تفسیرات الاحمدیہ ص ۴۷۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے آپ کے ساتھ مہاجر صحابہ تھے۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کے پاس ٹھہرے۔ انصار صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مومن ہو؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو دہرایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے بے شک وہ مومن ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تقدیر پر راضی ہو انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مصیبت پر صبر کرو گے انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم زندگی کی فراخی پر شکر کرو گے انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم تم مومن ہو آپ بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا اے انصار کی جماعت بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف فرمائی ہے تم وضو اور پائخانہ کے وقت کیا عمل کرتے

ہو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پاخانہ کے بعد تین پتھر استعمال کرتے ہیں پھر پتھروں کے بعد پانی استعمال کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ...)

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

فَقَالُوا نُتْبِعُ الْحِجَارَةَ الْمَاءَ فَقَالَ هُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ (تفسیر مظہری ج۴ص ۲۹۹)

انھوں نے عرض کی۔ ہم پتھر کے بعد پانی استعمال کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف فرمائی ہے پس اس چیز کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

صاحب ھدایہ علامہ برھان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

اُنْزِلَتْ فِیْ اَقْوَامٍ كَانُوْا يُتْبِعُوْنَ الْحِجَارَةَ الْمَاءَ۔ (ھدایہ اولین ص ۵۰)

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو پتھر استعمال کرنے کے بعد پانی استعمال کرتے تھے۔

برادران اسلام! مندرجہ بالا حقائق سے واضح ہوا کہ طہارت سب صحابہ کرتے تھے لیکن خصوصی اہتمام کی وجہ سے مسجد قباء کے پاس رہنے والے انصار کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی۔

آج کل کیا کیا جائے؟ آج کل چونکہ پتھروں اور ڈھیلوں کا استعمال ممکن نہیں رہا لہٰذا اس کی جگہ پر ٹشو پیپر کا استعمال کیا جائے تا کہ پیشاب کے قطروں سے برأت حاصل ہو ورنہ پیشاب

خشک کرنے سے پہلے اگر پانی استعمال کیا تو اکثر پیشاب کی نالی میں قطرے ہوتے ہیں جو کہ بعد میں گرتے ہیں جیسے پانی کا وال اگر بند کیا جائے تو پائپ میں بظاہر پانی نکلنا بند ہو جاتا ہے لیکن اس میں پانی کے قطرے موجود ہوتے ہیں جس کو ہلانے سے قطرے گر جاتے ہیں اسی طرح جب پیشاب کی نالی کے قطرے خشک نہ کیے جائیں تو بعد میں جسم یا کپڑے پر گرتے ہیں جس کی وجہ سے جسم اور کپڑا دونوں ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر وضو مکمل کرنے کے بعد گریں تو وضو بھی ٹوٹ گیا اور کپڑا اور جسم بھی ناپاک ہوئے۔ یقیناً ناپاک کپڑے یا ناپاک جسم کے ساتھ نماز نہیں ہوتی اسی طرح بغیر وضو کے سجدہ کرنا حرام ہے۔ اگر کرے گا تو کبیرہ گناہ ہے خدانخواستہ اگر کوئی آدمی یہ سمجھے کہ بغیر وضو کے سجدہ جائز ہے، حلال ہے، ہو سکتا ہے تو اسی وقت کافر ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حرام کی ہوئی کسی بھی چیز کو حلال جاننا اور سمجھنا بندے کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اس لیے اس عمل کو حقیر نہ جانا جائے بلکہ سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

صاحب نور الایضاح فرماتے ہیں:

يَلْزَمُ الرَّجُلَ الْاِسْتِبْرَاءُ حَتّٰى يَزُوْلَ اَثَرُ الْبَوْلِ وَيَطْمَئِنَّ قَلْبُهٗ عَلٰى حَسْبِ عَادَتِهٖ اِمَّا بِالْمَشْيِ اَوِ التَّنَحْنُحِ اَوْ غَيْرِهٖ. وَلَا يَجُوْزُ لَهُ الشُّرُوْعُ فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ بِزَوَالِ رَشْحِ الْبَوْلِ۔ (نور الایضاح فصل فی الاستنجاء)

آدمی کو استبراء لازم ہے (یعنی یہ چیز عورت پر لازم نہیں وہ تھوڑی دیر بیٹھے اور پانی استعمال کرے)
یہاں تک کہ پیشاب کا اثر زائل ہو جائے اور اپنی عادت کے مطابق اسکا دل مطمئن ہو جائے کہ
قطرے اب نہیں آئیں گے۔ چلنے سے یا کھنگورا مارنے سے یا بائیں پہلو پر لیٹنے سے اور جب تک
پیشاب کے قطروں کے زائل ہونے سے مطمئن نہ ہو وضو شروع کرنا جائز نہیں ہے۔

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث بنتا ہے (امام محمد بن اسماعیل بخاری
رحمۃ اللہ حدیث روایت کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ. وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ. ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا اَوْ اِلٰى اَنْ يَيْبَسَا. (بخاری رقم الحدیث ۲۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ یا مکہ کے باغوں میں
سے ایک باغ کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے دو انسانوں کی آواز سنی جن کو ان کے

قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور عذاب کسی ایسی چیز کی وجہ سے نہیں دیا جا رہا جس سے وہ بچ نہیں سکتے تھے پھر فرمایا ہاں ان میں سے ایک کو اس لیے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرے کو چغلی کی وجہ سے۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ٹہنی منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے پس ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا۔ آپ ﷺ سے عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: امید ہے جب تک یہ ٹہنیاں تر رہیں گی ان کے عذاب میں کمی کر دی جائے گی۔

برادران اسلام! اس حدیث مبارک سے واضح ہوا کہ آقائے دوعالم ﷺ قبر کے اندر کے حال سے واقف ہیں جو کہ پوشیدہ اور غائب ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام پوشیدہ اور غائب چیزوں پر مطلع اور آگاہ کیا ہے آپ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ نیز آپ نے ٹہنیوں کے ذکر کی طرف اشارہ فرمایا۔ کتنا افسوس کہ ٹہنیاں تو ذکر کریں اور انسان غافل رہے۔ سب سے اہم بات کہ آپ نے فرمایا ایک شخص کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ جسم کو پیشاب سے پاک نہیں رکھتا تھا۔ اس چیز کی طرف دیگر بہت سی احادیث میں آپ نے اشارہ فرمایا ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ (رواہ البزار و الطبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عام عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا تم پیشاب کے قطروں اور چھینٹوں سے بچو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنَزَّهُوْا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ۔ (رواہ دار القطنی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم پیشاب کے چھینٹوں سے بچو کیونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب کے چھینٹوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِتَّقُوا الْبَوْلَ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ فِی الْقَبْرِ۔ (رواہ الطبرانی) (مرقاۃ المصابیح جلد ۲ ص ۵۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم پیشاب کے قطروں سے بچو بے شک یہ وہ پہلی چیز ہے جس کے ذریعے قبر میں بندے کا حساب کیا جائے گا۔

برادران اسلام: نماز جیسی عظیم عبادت جس کے بارے میں خود خالق کائنات کا ارشاد پاک ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ (سورۃ العنکبوت ۴۵)

بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

آج ہم نماز پڑھنے کے باوجود بے حیائی اور برائی کے کام سرانجام دے رہے ہیں بلکہ دھڑلے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان سچا نہیں نعوذ باللہ۔ نہیں اللہ کا فرمان سچا ہے۔

لیکن ہماری نماز اس طاقت اور صلاحیت سے محروم ہے جو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

کیونکہ جب طہارت مکمل نہیں تو نماز نہیں۔ جب نماز ناقص تو اس کے اندر وہ صلاحیت کہاں جو بے حیائی اور برے کاموں سے ہمیں روک سکے۔

بقول حضرت اقبال:

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کے دیئے ہوئے طریقہ کے مطابق طہارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شریعت کے احکامات کے سامنے اپنی تاویلوں اور سینہ زوریوں والے رویہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

چہرے کی سیاہی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ الۡكِذۡبُ يُسَوِّدُ الۡوَجۡهَ (شعب الایمان جلد۶ ص۴۵۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے۔

سنت داڑھی کی مقدار

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ. (بخاری رقم الحدیث ۵۸۹۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو" داڑھی بڑھاؤ اور مونچھوں کو مٹاؤ (یعنی اتنا زیادہ تراشو کہ کھال کی سفیدی نظر آئے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج کرتے یا عمرہ تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جو بال مٹھی سے زائد ہوتے انہیں کاٹ دیتے۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ حَتّٰى يُنْظَرَ إِلٰى بَيَاضِ الْجِلْدِ (بخاری باب قص الشارب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھوں کو اتنا پست کرتے تھے کہ کھال کی سفیدی نظر آتی تھی۔

ملا علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَقُوْلُ يَنْبَغِيْ اَنْ يُدْرِجَ فِيْ اَخْذِهَا لِتَصِيْرَ مِقْدَارُ قُبْضَةٍ عَلٰى مَا هُوَ السُّنَّةُ وَالْاِعْتِدَالُ الْمُتَعَارَفُ. (مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۱۱)

میں کہتا ہوں کہ داڑھی کو اس قدر کاٹنا چاہئے کہ اس کی مقدار قبضہ ہو جائے جو کہ سنت او/ زمانہ روی کا متعارف طریقہ ہے۔

مسلمان پر شرک کا فتویٰ لگانے والے کے لئے آئینہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔ (بخاری باب قتل الخوارج)

ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے وہ ایسی آیات کی تلاش میں رہتے ہیں جو کفار کی مذمت میں نازل ہوئیں تاکہ وہ انہیں اہل ایمان پر چسپاں کر دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي۔ (بخاری رقم الحدیث ۱۳۴۴)

اللہ کی قسم بے شک میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَءَ الْقُرْآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ عَلَيْهِ بَهْجَتُهُ وَكَانَ رِدَاءً لِلْإِسْلَامِ اعْتَرَهُ إِلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ وَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَخَرَجَ عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَوِ الرَّامِي قَالَ لَا بَلِ الرَّامِي (مشکل الاثار رقم الحدیث ۸۱) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۸۱) (مجمع الزوائد رقم الحدیث ۸۹۰)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک میں تم پر اس شخص کا خوف کرتا ہوں جو بکثرت قرآن پڑھے گا حتی کہ قران کی رونق اس پر نظر آئے گی اور اسلام اس کی چادر (اوڑھنا بچھونا) ہوگی جب تک اللہ چاہے گا وہ اسے اوڑھے رکھے گا پھر وہ اسے اتار کر پس پشت ڈال دے گا اور اپنے ہمسائیوں کے قتل میں کوشش کرے گا اور ان پر شرک کی تہمت لگائے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں سے شرک کے زیادہ قریب کون ہوگا؟ آیا شرک کا فتویٰ لگانے والا یا وہ جس پر شرک کا فتویٰ لگایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ شرک کا فتویٰ لگانے والا خود مشرک ہوگا۔